جلد ۲۹ | ۲۶ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۲ شعبان ۱۳۶۰ھ | ۲۶ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۹۴

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲-شعبان ۱۳۶۰ھ

تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ اور احباب کرام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت تحریک جدید کے جو مطالبات جماعت احمدیہ کے سامنے رکھے۔ ان کے فوائد اور برکات کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ باوجود ان کمزوریوں اور کوتاہیوں کے جو ہم سے سرزد ہوئیں خدا تعالےٰ نے ہماری ناچیز قربانیوں سے بہت بڑھ کر اور نہایت شاندار نتائج پیدا کئے۔ اور پیدا کرتا جا رہا ہے۔ اس کے شکریہ میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ان تمام مطالبات پر پورا پورا عمل کریں۔ اور خاص کر مالی قربانی کے متعلق مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ یہ چندہ طوعی ہے۔ یعنی اس کے لئے کسی پر جبر نہیں کیا جاتا۔ اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ اس کے لئے کوئی زور نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ہر شخص اپنی مرضی۔ اپنی خواہش اور اپنے ایمان کی وسعت کے مطابق چندہ لکھاتا ہے۔ غرض جو شخص بھی تحریک جدید میں چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے وہ اپنی خوشی سے یہ ذمہ واری اپنے اوپر عائد کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس ذمہ واری کو ادا کرنا جس قدر ضروری ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے موجودہ حالات کے ماتحت ایک وعدہ کرے۔ مگر خدانخواستہ کسی وجہ سے حالات کے بدل جانے کی وجہ سے وہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے سے معذور ہو جائے۔ لیکن جسے اس قسم کے حالات پیش نہیں آتے۔ اور خدا کے فضل سے اس کے حالات ویسے ہی رہتے ہیں۔ یا اس سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ جیسے وعدہ کرنے کے وقت تھے۔ اس کے لئے تو کسی صورت میں جائز نہیں۔ کہ اپنی مرضی اور خوشی سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرنے میں کوتاہی کرے۔ پس جبکہ فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید بار بار احباب کرام کو یاد دلا رہے ہیں۔ کہ سال ہفتم کے وعدے یکم ستمبر تک پورے کر دینے چاہئیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ سوائے کسی معذور اور مجبور کے جو باوجود اپنی سعی اور کوشش کے کامیاب نہ ہو سکے۔ باقی اصحاب اس تاریخ تک اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں ارسال نہ کر دیں۔

یکم ستمبر تک اس چندہ کی ادائیگی کا ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں۔ اور ان ضروریات کے پیش نظر فرما چکے ہیں جن میں یہ روپیہ سلسلہ کے استحکام کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور نے ۲۰ جون کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"میں نے بار بار بتایا ہے۔ کہ یہ روپیہ سلسلہ کے لئے جائداد پیدا کرنے پر لگایا جاتا ہے۔ اور اس روپیہ سے جو زمینیں خریدی گئی ہیں۔ اگر وقت پر ہم اس کی قسط ادا نہ کریں۔ تو دس فی صدی ہرجانہ پڑ جاتا ہے۔ پس جتنی جتنی کوئی شخص چندہ ادا کرنے میں دیر لگاتا ہے۔ اتنی ہی وہ اپنے ثواب میں کمی کرتا ہے۔ اور سلسلہ پر دس فیصدی ہرجانہ ڈالنے کا باعث بنتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ جون میں ہی ان کا چندہ ادا ہو جائے۔ اور اگر جون میں ادا نہ کر سکیں تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں اور اگر جولائی میں ادا نہ کر سکیں۔ تو اگست میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ جو سابق کی رُوح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں"

اس ارشاد میں حضور نے السابقون میں شامل ہونے والوں کے لئے آخری حد اگست کے اختتام تک مقرر فرمائی ہے۔ اور اب ماہ اگست ختم ہو رہا ہے۔ صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے کئی ایک اصحاب اپنا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ اور جو باقی ہیں انہیں یہ چند دن غنیمت سمجھنے چاہئیں اور تکلیف اٹھا کر بھی یہ طوعی چندہ ادا کر دینا چاہیئے۔ یہ تو خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اپنی مرضی اور خواہش سے خدا تعالےٰ کے لئے کیا ہوا وعدہ کوئی پورا نہ کرنا چاہتا ہو۔ سوال صرف یہ ہے کہ یہ چندہ سال کے اختتام تک ادا کیا جائے۔ جو نومبر میں ختم ہوتا ہے۔ یا اگست کے اختتام تک ادا کر دیا جائے۔ اور جب یہ دیکھا جائے۔ کہ چندہ کا وعدہ کرنے والوں میں سے ایک معتد بہ حصہ نے اپنا وعدہ مئی میں ہی پورا کر دیا تھا۔ تو اگست میں وعدہ کا ایفاء بہت زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ پس ان احباب جماعت کو جو ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ چاہیئے کہ اگست کے اختتام تک ضرور پورا کر دیں۔ اور کارکن اصحاب کا فرض ہے کہ انہیں باحسن طریق یہ تحریک کرتے رہیں۔

اس کے ساتھ ہی ان احباب کو بھی جن کے ذمہ کسی گزشتہ سال کا بقایا ہے اور سال رواں میں بھی انہوں نے وعدہ لکھایا ہوا ہے۔ بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بہت بڑی عنایت اور شفقت ہے کہ حضور نے بقایا داروں کو مزید [illegible] دیدی ہے اب یہ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی قدر کریں۔ جس کی صورت یہی ہے۔ کہ بقایا [illegible] کا چندہ جلد سے جلد [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ظہور ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے ثم الحمد للہ

آج شعبان المبارک کا چاند دیکھا گیا۔

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

(۲۷) ایک شخص کی عادتِ شراب نوشی کس طرح چھوٹی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت بابرکت میں جو عجیب نظارے ہم نے دیکھے۔ ان میں سے ایک یہ تھا۔ کہ بعض لوگ کچھ سوالات اپنے دل میں لے کر آتے۔ اور ان کا ارادہ ہوتا کہ وہ حضور کی خدمت میں پیش کریں گے اور جواب حاصل کریں گے۔ لیکن جب وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے تو سوال پیش کرنے کے موقعہ کا انتظار کرتے۔ اور حضور اپنی تقریر کے دوران میں کچھ ایسی باتیں بیان فرما دیتے۔ جن سے ان کا سوال خود بخود حل ہو جاتا۔ ایسا ہی ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ جو قریباً ۹۷-۱۸۹۶ء کا ہے۔ کہ ایک صاحب اپنے دوسرے احمدی دوستوں کے ساتھ قادیان آئے۔ ان کو شراب پینے کی بہت عادت تھی۔ اور وہ چاہتے تھے کہ شراب پینا چھوڑ دیں۔ مگر وہ اس امر پر قادر نہ ہوتے تھے۔ ان کے دوستوں نے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کا حال درس قرآن شریف سے پہلے بیان کر دیا۔ حضرت مولانا نے اپنے درس میں جو وہ روزانہ مسجد اقصیٰ میں دیا کرتے تھے۔ شراب کی بہت مذمت کی۔ وہ شخص بھی سنتا رہا۔ مگر اسے ہمت نہ ہوئی۔ کہ اپنی اس بُری عادت سے توبہ کرے۔ اس کے بعد جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دوسرے دوستوں کے ساتھ حاضر ہوا۔ تو حضور نے اثنائے تقریر میں ایک تمثیل فرمائی۔ فرمایا کہ ایک بادشاہ تھا۔ جس کو مٹی کھانے کی بہت عادت تھی۔ اور وہ اس کے سبب سے بیمار بھی ہو گیا۔ جس کا لوگوں میں بہت چرچا ہوا۔ اور سب رعیت پریشان ہوئی۔ کہ ہمارے بادشاہ کو ایک ایسی بری عادت پڑ گئی ہے جس کو وہ چھوڑنا چاہتا ہے مگر چھوڑ نہیں سکتا۔ اس شہر میں ایک درویش صوفی مزاج رہتا تھا۔ اس نے لوگوں سے ذکر کیا کہ اگر کوئی مجھے بادشاہ کے پاس لے جائے۔ تو امید ہے کہ میری نصیحت سے متاثر ہو کر وہ مٹی کھانا چھوڑ دے۔ بادشاہ کے درباریوں کو جب یہ خبر لگی۔ تو وہ اسے بادشاہ کے دربار کی طرف لے گئے۔ جب وہ بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا تو اس نے اہل دربار کو مخاطب کر کے ایک تقریر شروع کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اے درباریو تم کیسے بدقسمت ہو کہ تمہیں ایک ایسا بادشاہ ملا۔ جس کے سبب سے تمہاری عزتیں محفوظ ہیں۔ اور نہ تمہاری بیویوں بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں محفوظ ہیں۔ اگر آج ہم پر کوئی غیر بادشاہ حملہ کر دے۔ تو کیا یہ تمہارا بادشاہ اس کا اور اس کی فوج کا مقابلہ کر سکے گا۔ جس میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ مٹی کھانے کی عادت کا مقابلہ کر سکے۔ پس تم اپنی حفاظت کا سامان سوچو۔ اور ایسے کمزور آدمی کے بھروسہ پر نہ رہو۔ اس تقریر کو سنکر بادشاہ کھڑا ہو گیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر درویش سے کہنے لگا۔ کہ آپ اس تقریر کو بند کریں۔ میں اب ہرگز مٹی نہیں کھاؤں گا۔

اس تمثیل کو سنکر اس شخص کے دل پر ایسا اثر ہوا۔ کہ اس نے سچے دل سے توبہ کی۔ کہ آئندہ کبھی شراب نہ پیئیگا۔ اور یہ لفظ کہے کہ میں اگر اپنے باپ کا تخم ہوں تو اب کبھی شراب نہ پیؤں گا۔

(مفتی محمد صادق)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۶ جولائی سے ۲۶ جولائی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۲۰۵۸۔ جلال دین صاحب ضلع لاہور
۲۰۵۹۔ رحمت صاحب "
۲۰۶۰۔ احمد صاحب "
۲۰۶۱۔ نور بی بی صاحبہ "
۲۰۶۲۔ مہر بی بی صاحبہ "
۲۰۶۳۔ عبد اللہ صاحب "
۲۰۶۴۔ اصغر علی صاحب "
۲۰۶۵۔ حنیفاں بی بی صاحبہ "
۲۰۶۶۔ شریفاں بی بی صاحبہ "
۲۰۶۷۔ رشیداں بی بی صاحبہ "
۲۰۶۸۔ حسین بی بی صاحبہ "
۲۰۶۹۔ رقیہ بی بی صاحبہ "
۲۰۷۰۔ سردار بی بی صاحبہ بنت محمد دین صاحب "
۲۰۷۱۔ بشیر بی بی صاحبہ "
۲۰۷۲۔ سلطان بی بی صاحبہ "
۲۰۷۳۔ شریف محمد صاحب "
۲۰۷۴۔ فضل بی بی صاحبہ "
۲۰۷۵۔ سردار بی بی صاحبہ ولد سردار علی صاحب "
۲۰۷۶۔ بشیر محمد احمد صاحب "
۲۰۷۷۔ شریفاں صاحبہ گورداسپور
۲۰۷۸۔ محمد حسین صاحب سیالکوٹ
۲۰۷۹۔ روشن بی بی صاحبہ "
۲۰۸۰۔ ایک صاحب گورداسپور
۲۰۸۱۔ جان سلطان صاحب مردان
۲۰۸۲۔ کرم بھری صاحبہ گجرات
۲۰۸۳۔ عائشہ بی بی صاحبہ "
۲۰۸۴۔ سیدہ بیگم صاحبہ "
۲۰۸۵۔ عبد الرشید صاحب ملتان
۲۰۸۶۔ محمد شریف صاحب سرگودہا
۲۰۸۷۔ محمد لطیف صاحب "
۲۰۸۸۔ منظور احمد صاحب "
۲۰۸۹۔ عبد الغفور صاحب سرہند پٹیالہ
۲۰۹۰۔ عنایت اللہ صاحب "
۲۰۹۱۔ قدرت اللہ صاحب بنگال
۲۰۹۲۔ لطیفہ خاتون صاحبہ ڈھاکہ
۲۰۹۳۔ محمد افضل خاں صاحب گجرات
۲۰۹۴۔ بشیر احمد صاحب سرگودہا
۲۰۹۵۔ عبد الرحمٰن صاحب ڈیرہ غازیخاں
۲۰۹۶۔ مراد خاں صاحب ادھمپور
۲۰۹۷۔ محمد نواز صاحب کیمبل پور
۲۰۹۸۔ عمر دین صاحب امرتسر
۲۰۹۹۔ محمد الدین صاحب "
۲۱۰۰۔ نذیراں صاحبہ "
۲۱۰۱۔ عزیز احمد صاحب "
۲۱۰۲۔ برکت اللہ صاحب "
۲۱۰۳۔ زینب بی بی صاحبہ "
۲۱۰۴۔ روشن بی بی صاحبہ "
۲۱۰۵۔ محمد علی صاحب "
۲۱۰۶۔ جنت بی بی صاحبہ "
۲۱۰۷۔ سکینہ بی بی صاحبہ "
۲۱۰۸۔ محمد صدیق صاحب "
۲۱۰۹۔ محمد شریف صاحب "
۲۱۱۰۔ کرم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۱۱۱۔ سرداراں صاحبہ "
۲۱۱۲۔ غلام محمد صاحب "
۲۱۱۳۔ فضل دین صاحب امرتسر
۲۱۱۴۔ حشمت بی بی صاحبہ "
۲۱۱۵۔ بی بی رانی بیگم صاحبہ "
۲۱۱۶۔ خوشی محمد صاحب "
۲۱۱۷۔ کرم بی بی صاحبہ "
۲۱۱۸۔ ابراہیم صاحب "
۲۱۱۹۔ کرم بی بی صاحبہ "
۲۱۲۰۔ شریفہ بی بی صاحبہ "
۲۱۲۱۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۲۱۲۲۔ سعید بی بی صاحبہ "
۲۱۲۳۔ اللہ دتا صاحب "
۲۱۲۴۔ حسن محمد صاحب سیالکوٹ
۲۱۲۵۔ غلام محمد صاحب "
۲۱۲۶۔ محمد مالک صاحب "
۲۱۲۷۔ فضل الٰہی صاحب گورداسپور
۲۱۲۸۔ محمد حسین صاحب حیدرآباد
۲۱۲۹۔ مہنگا خاں صاحب گورداسپور
۲۱۳۰۔ خورشید عالم صاحب گجرات
۲۱۳۱۔ عجب خاں صاحب مردان
۲۱۳۲۔ کرم بھری صاحبہ لاہور
۲۱۳۳۔ محمد اکرم صاحب راولپنڈی
۲۱۳۴۔ فضل نور صاحبہ سرگودہا
۲۱۳۵۔ لعل حسین صاحب "
۲۱۳۶۔ کنیز فاطمہ صاحبہ "
۲۱۳۷۔ محمد حبیب صاحب گورداسپور
۲۱۳۸۔ محمد یوسف صاحب کنڈیال
۲۱۳۹۔ غلام محی الدین صاحب جالندھر
۲۱۴۰۔ حنیفہ صاحبہ کشمیر
۲۱۴۱۔ ہاشمہ صاحبہ "
۲۱۴۲۔ سعیدہ صاحبہ "
۲۱۴۳۔ پٹھانیہ صاحبہ "
۲۱۴۴۔ حبیب نبی خاں صاحب فرخ آباد
۲۱۴۵۔ فتح علی صاحب گوجرانوالہ
۲۱۴۶۔ ہاجرہ صاحبہ گورداسپور
۲۱۴۷۔ امیر بی بی صاحبہ "
۲۱۴۸۔ عبد الرحیم صاحب "
۲۱۴۹۔ محمد الدین صاحب "
۲۱۵۰۔ رحیم بخش صاحب لدھیانہ
۲۱۵۱۔ محمد منیر الدین صاحب حیدرآباد
۲۱۵۲۔ اللہ دتا صاحب گجرات
۲۱۵۳۔ جلال دین صاحب گورداسپور
۲۱۵۴۔ معراج دین صاحب "
۲۱۵۵۔ طالع بی بی صاحبہ "
۲۱۵۶۔ فضیلت بی بی صاحبہ "
۲۱۵۷۔ علی محمد صاحب "
۲۱۵۸۔ راج بی بی صاحبہ "
۲۱۵۹۔ مختار بی بی صاحبہ "
۲۱۶۰۔ عائشہ بی بی صاحبہ "
۲۱۶۱۔ فضل دین صاحب "
۲۱۶۲۔ حسن محمد صاحب "
۲۱۶۳۔ نور محمد صاحب "

ختم نبوت کا صحیح مفہوم

اخبار "منادی" دہلی (۱۶ اگست ۱۹۴۱ء) میں "ختم نبوت" کے زیر عنوان ایک تاجر کتب صاحب کا مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں یہ دعوے کرتے ہوئے کہ "ختم کے معنی آخر۔ تمام ہونا۔ یا پورا ہونا، نزول قرآن کے وقت جزیرہ عرب میں مروج تھا" بعض عربی لغت کی کتابوں میں سے ختم اور خاتم کا مفہوم بغیر کسی تشریح کے درج کیا گیا ہے۔ اور اس طرح یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنے جو عام مسلمانوں میں اب رائج ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے چلے آتے ہیں۔ اور کتب لغت ان کی تائید کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں صحیح نہیں ان معنوں کے ناقابل قبول ہونے کا سب سے بڑا ثبوت تو یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہیں خدا تعالےٰ نے خاتم النبیین کا لقب عطا فرمایا۔ خود اس کا یہ مفہوم نہیں سمجھتے تھے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ آیت "خاتم النبیین" کے نزول کے کچھ عرصہ بعد جب آپ کے ہاں ایک لڑکا تولد ہوا جس کا نام آپ نے ابراہیم رکھا۔ اور وہ کچھ عرصہ کے بعد وفات پا گیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی وفات پر فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقًا نبیًا۔ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔

اب اگر آپ کے بعد باب نبوت کلیۃً مسدود تھا۔ تو آپ کو یہ فرمانا چاہیئے تھا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو بھی نبی نہ بنتا۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ مگر آپ نے یہ فرمایا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور نبی ہوتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ختم نبوت کے معنے سلسلۂ نبوت کا کلی انقطاع نہیں سمجھتے تھے۔

دوسری شہادت اس کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ قولوا انّہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔ یعنی یہ تو کہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاتم النبیین کا یہ مفہوم بالکل غلط سمجھتی تھیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

پھر اس دعوے کی اس امر سے بھی تردید ہوتی ہے۔ کہ علامہ زمخشری علامہ ابوحیان۔ اور ابو عبیدہ جو لغت عرب کے بہت بڑے ماہر گزرے ہیں وہ یہ شہادت دے چکے ہیں۔ کہ زبان عرب میں لفظ خاتم آخری کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ چنانچہ علامہ زمخشری لکھتے ہیں:- خاتم بفتح التاء الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع وفاعل ختم یعنی خاتم اگر ت کی زبر کے ساتھ ہو۔ تو اس کے معنے مہر کے ہوتے ہیں۔ اور اگر ت کی زیر کے ساتھ ہو۔ تو اس کے معنے مہر کے بھی ہوتے ہیں اور ختم کر دینے والے اور مہر لگانے والے کے بھی۔ یہی علامہ ابوحیان اور ابو عبیدہ نے بھی لکھا ہے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض کتب لغات کے مصنفین نے خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے کئے ہیں۔ مگر لغت اور کتب لغت میں فرق ہوتا ہے۔ لغت کے معنے عربی زبان میں ان الفاظ کے ہوتے ہیں۔ جن سے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس سے مراد الفاظ کا وہ استعمال ہوتا ہے۔ جو کسی ملک کے لوگوں میں رائج ہو۔ مگر کتب لغت میں مصنفین کے عقائد کا بھی دخل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ اقرب الموارد میں جو ایک عیسائی کی تصنیف ہے۔ کلمہ کے لفظ کے نیچے لکھا ہے۔ الکلمۃ لقب یسوع المسیح تبارک اسمہ الکلمۃ یعنی کلمہ یسوع مسیح کا لقب ہے۔ حالانکہ کوئی لغت کی کتاب جسے مسلمانوں نے تصنیف کیا ہو۔ الکلمہ سے مراد مسیح نہیں لیتی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کتب لغت کا ہر ایک بیان لغت کے مطابق نہیں۔ بالخصوص قرآن کریم کے الفاظ کے معنے بیان کرتے وقت وہ آزاد ہو کر تحقیق نہیں کرتے۔ بلکہ جو معنے مفسرین کرتے ہیں۔ انہیں لغت کے معنے قرار دیکر اپنی کتب میں درج کر دیتے ہیں:-

پس جب لغت سے مراد کتب لغت نہیں۔ بلکہ اس سے مراد الفاظ کا وہ استعمال ہوتا ہے۔ جو کسی ملک کے لوگوں میں رائج ہو۔ تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ خاتم کا لفظ اہل عرب کی زبان میں کن معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ سو اس کے لئے صرف چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

ابو تمام ایک مشہور شاعر گزرے ہیں انہیں خاتم الشعراء قرار دیا گیا ہے۔ حضرت علی رضؓ کو خاتم الاولیاء قرار دیا گیا ہے۔ کافور کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ خاتمۃ الکرام تھے۔ اسی طرح کسی کو خاتمۃ الائمۃ۔ کسی کو خاتمۃ المجاہدین اور کسی کو خاتمۃ المحققین قرار دیا گیا ہے۔

پس خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو ختم یا بند کر دینے والے کے کرنا لغت عرب کے بالکل خلاف ہے۔ یہ الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام مدح میں استعمال ہوئے ہیں اور ان میں آپ کی اس شان بلند کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو آپ کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی۔ اور اسی طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کی اتباع سے آپ کے غلاموں میں سے کسی کو نبوت کا مقام بھی حاصل ہو۔ جو روحانیت کا اعلےٰ مقام ہے۔ تا کہ ثابت ہو۔ کہ آپ کی قوت قدسیہ سے یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضؓ

نہ بسیم بندۂ عشق و محبت
بحق واصل شد و از ما جدا شد
مبارک خاتمہ بالخیر باشد
وفاداری بشرط استواری
بود چوں پائے استدلال چوبی
گذر زیں شیوۂ چون وچرائی
مسیح و مہدیٔ دوراں چو احمدؑ
تجلی کرد بر طور ولایت
محمد خاں ارو ڑے خاں از و یافت
مقام شاں بزیر ظل سبحاں
ظفر احمدؓ ز فضل حق ہمانجا
الٰہی اتباع شاں نصیبم

کہ دارد رنگ و بوئے بوترابی
عجب دور لیست دور انقلابی
خوشا مردے کہ یابد بار یابی
ہمیں سرمایۂ حسن المآبی
بمنزل کئے رسد سرفار یابی
بہ قلب مسلمے آرد خرابی
صحابہ ہمچو ایں مرداں نیابی
ولاء او کلید کامیابی
بہ پیری ایں چنیں حال شبابی
کہ محروم ازل زو ماند تابی
کہ ایں نعمت نباشد اکتسابی
ندارم جز دعائے ہمرکابی

بہ فکر سال ہجرت گفت اکمل
فقط۔ "ہائے ظفر احمد صحابی"
سنہ ۱۳۶۰
اکمل۔ عفا اللہ عنہ

تعلیم وتربیت

اعتراف قصور اور احمدی احباب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کا یہ اثر تھا۔ کہ آپ کے زمانہ میں جن لوگوں سے کوئی قصور سرزد ہو جاتا۔ وہ اسے چھپاتے نہ پھرتے۔ نہ اس کے لئے جھوٹے عذرات تلاش کرتے۔ بلکہ بعض اوقات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آکر خود اس کا اعتراف کرلیتے۔ یا ان کا کوئی قریبی رشتہ دار جاکر رپورٹ دے دیتا۔ اور تحقیقات پر وہ لوگ اپنے جرم اور قصور کا اقرار کرکے سزا برداشت کرتے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اگلے جہان کی سزا کی نسبت اس دنیا کی سزا کا قبول کرلینا بہت آسان ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ چنانچہ جنگ تبوک کے موقعہ پر جب بعض لوگوں نے کہا لاتنفروا فی الحر کہ اے لوگو گرمی میں مت جاؤ تو خدا نے اپنے رسول سے کہا قل نار جہنم اشد حرا لو کانوا یفقہون (توبہ) کہ انہیں کہہ دو جہنم کی آگ جو بطور سزا ملے گی۔ وہ گرمی کے لحاظ سے بہت سخت ہوگی۔ کاش وہ سمجھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک خدا کی ہستی پر پورا ایمان اور یوم الآخر پر پورا یقین نہ ہو کوئی شخص ایسا کر نہیں سکتا۔

صحابہ کرام میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ ماعز بن مالک کا واقعہ مشہور ہے۔ جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر عرض کیا تھا یا رسول اللہ طہرنی۔ اے اللہ کے رسول مجھے پاک کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تم پر رحم کرے۔ لوٹ جاؤ اور توبہ واستغفار کرو۔ راوی کہتا ہے وہ لوٹ کر تھوڑی دُور گیا۔ اور پھر واپس آکر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ طہرنی کہ اے اللہ کے رسول مجھے پاک کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پہلے کی طرح نصیحت فرمائی۔ لیکن جب اس نے چار مرتبہ ایسا ہی کہا تو رسول اللہ نے اس سے دریافت فرمایا فیم اطہرک کس چیز سے تمہیں پاک کروں۔ فقال من الزنا۔ ماعز نے کہا زنا سے۔

اسی طرح آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بینی قبیلہ کی ایک عورت آئی۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھے پاک کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تم پر رحم کرے۔ جاؤ جاکر توبہ استغفار کرو۔ فقالت ترید ان ترددنی کما رددت ماعز بن مالک انہا حبلی من الزنا اس نے کہا کیا آپ مجھے ماعز بن مالک کی طرح واپس لوٹانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ اور پاک ہونے کے لئے آئی ہوں۔"
(مشکوٰۃ کتاب الحدود ص۳۰۲)

مندرجہ احادیث سے ثابت ہے کہ ماعز بن مالک اور بینی قبیلہ کی عورت سے بے شک شریعت کا گناہ سرزد ہوا۔ مگر ان کے ایمان اور اخلاص نے انہیں مجبور کر دیا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کریں اور اپنی سزا بھگتیں۔ چنانچہ انہوں نے سزا بھگتی۔

علاوہ ازیں ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے روایت ہے۔ کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ دوسرے نے بھی اس کی تائید کی۔ اور عرض کیا ہاں یا رسول اللہ حضور ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیں۔ اور مجھے اجازت دیں کہ بات شروع کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بات شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ تب اس نے بیان کیا۔ ان ابنی کان عسیفا علی ہذا فزنی بامرأتہ کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا۔ اور وہ اس کی بیوی سے زنا کا مرتکب ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سارا واقعہ سنکر جلد مائۃ وتغریب عام (سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی) کا فیصلہ فرمایا۔ (مشکوٰۃ ص۳۰۱)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے قصور کیا۔ اور اسکے باپ نے جاکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور رپورٹ دی۔ اور درخواست کی۔ کہ جو سزا شریعت تجویز کرتی ہے۔ وہ جاری کی جائے۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد تحقیقات فیصلہ فرمایا۔

پھر جنگ تبوک کے موقعہ پر جب کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی پر کعب بن مالک مرارۃ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور خود حاضر ہو کر اپنے قصور کا اعتراف کیا۔ اسوقت منافق لوگ تو جھوٹے عذرات کرکے چھوٹ گئے۔ مگر مومن مخلص سچ بولکر مورد عتاب ہوگئے۔ اور مقاطعہ کی سزا برداشت کرتے رہے۔ یہی وہ تین شخص ہیں جنکا ذکر سورۃ توبہ میں وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کے الفاظ میں آیا ہے۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام کے اندر کیسی پاکیزہ روح کام کرتی تھی۔ اول تو وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت مجسم نیکی بن گئے تھے۔ لیکن اگر کسی سے کوئی غلطی قصور یا جرم سرزد ہوتا تو اس کا اعتراف کرکے سزا برداشت کرلیتا۔ اور اسطرح نہائت نیک نمونہ قائم کرتا۔

موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپکو بذریعہ وحی والہام بتایا گیا ہے تقیم الشریعۃ وتحیی الدین (آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۱) کہ اے مسیح موعود تیرا کام یہ ہوگا کہ تو شریعت قائم کریگا۔ اور دین کو زندہ کریگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بات تبھی متحقق ہو سکتی ہے۔ کہ جن لوگوں کو آپ اپنی جماعت میں شامل کریں۔ ان کی نگرانی کی جائے۔ کہ ان میں سے کون شریعت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور کون خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور کون دین کو اختیار کرتا ہے اور کون بے دینی سے رغبت رکھتا ہے۔ پھر قصوروار کو گرفت کی جائے۔ اور قصور ثابت ہونے پر اسے سزا دی جائے۔

اس وقت مذکورہ مقصد کے پیش نظر جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں کئی نظارتیں قائم ہیں۔ جیسے نظارت تعلیم وتربیت نظارت امور عامہ نظارت قضا۔ نظارت بیت المال وغیرہ۔ ان نظارتوں کا کام یہ ہے کہ اپنے اپنے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے والے احباب کی نگرانی کریں۔ کہ وہ دینداری کے لحاظ سے کیسے ہیں۔ آیا وہ نماز باجماعت کی پابندی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اشاعت اسلام کے لئے ہر احمدی پر جو چندہ مقرر ہے اسے باشرح اور باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز اور غیر احمدی کا جنازہ تو نہیں پڑھتے۔ غیر احمدی سے رشتہ ناطہ تو نہیں کرتے۔ اسی طرح کسی فرد جماعت میں بدمعاشی کی تو عادت نہیں اور بددیانتی تو کسی میں نہیں پائی جاتی۔ نیز جھوٹی شہادت اور جھوٹے مقدمات بنانا اور جھوٹے گواہ بھگتانا وغیرہ خطرناک جرائم کا ارتکاب تو نہیں ہوتا۔ غرض وہ تمام باتیں جنکے کرنے کا اسلام حکم دیتا ہے۔ اور جن سے اجتناب کی تعلیم دیتا ہے سب کی نگرانی کی جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ اس نگرانی کے کام میں مرکز سے تعاون نہیں کرتے۔ اگر کسی سے کوئی قصور سرزد ہو تو اول تو اس کا فرض ہے۔ کہ خود اپنے قصور کی معافی چاہے لیکن اگر وہ غلطی پر غلطی کرتا ہے تو عہدیداران اور دوسرے احباب کا فرض ہے۔ کہ اس کے متعلق رپورٹ کریں۔ اور اسے اس بات پر آمادہ کریں۔ کہ وہ اپنے قصور کی سزا برداشت کرے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ بعض اوقات دیدہ دانستہ قصور کو چھپایا جاتا ہے۔ اور مرکز میں رپورٹ نہیں دی جاتی۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص رپورٹ کرے تو قصوروار اس سے لڑنے لگ جاتا ہے۔ اسوقت بیچارے رپورٹ کنندہ کی عجیب حالت ہوتی ہے۔ وہ اپنی شرافت کی وجہ سے یوں خاموش ہو جاتا ہے۔ کہ گویا اس نے بڑے بھاری جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ حالانکہ اس نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہوتا ہے۔ اور ایسی صورت میں اسے دبنے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ اور تمام مخلصین کا فرض ہے۔ کہ اس موقعہ پر اس کی تائید کریں۔ اس وقت خاموش رہنا گناہ میں داخل ہے۔

بعض جماعتوں کے عہدہ داروں میں یہ مرض ہے کہ وہ مرکز میں رپورٹ کرکے تعاون نہیں کرتے اور قصوروار کو رپورٹ نہ کرکے اپنا ممنون بنانا چاہتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کو خدا کا اتنا ڈر نہیں ہوتا۔ جتنا قصوروار سے ڈرتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے اس کی رپورٹ کر دی۔ تو وہ ہمارا مخالف ہو جائے گا۔ ایسے ضعیف الایمان اور کمزور عہدیدار بعض جماعتوں میں سخت خرابی کا باعث ہیں۔ نہ خود کام کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے کا موقعہ دیتے ہیں۔ انکی کمزوری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک بُرا نمونہ پیش کرنیوالے کی رپورٹ کرکے اسے جماعت سے نہیں نکلواتے۔ اور اسطرح اس کے بُرے نمونہ سے لوگوں کو متاثر ہونیکا موقعہ دیتے ہیں۔

بعض جماعتوں میں یہ کمزوری ہے کہ ان کے عہدیدار دوسرے احباب کے قصوروں پر تو خوب ہوشیاری دکھاتے ہیں۔ لیکن جب اپنے گھر میں ایسی کمزوری سرزد ہو۔ یا ان کے کسی قریب رشتہ دار گھرانہ میں سلسلہ کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ تو خاموش ہو جاتے ہیں حالانکہ اسلام کا حکم ہے یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للّٰہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء) یعنی اے مسلمانو! اللہ کی خاطر شہادت دیتے ہوئے انصاف سے قائم ہو جاؤ۔ اگرچہ وہ شہادت تمہارے اپنے ہی خلاف یا تمہارے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔

کئی لوگ ایسے ہیں کہ جب ایمان اور اسلام کا سوال پیش ہو۔ تو وہ اپنے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کرتے نہیں جھجکتے لیکن جب عمل کا وقت آئے تو پھر صحابہ سے کام کر کے اپنے ایمان پر مہر نہیں لگاتے۔ یہ اوپر ذکر آچکا ہے کہ صحابہ کرام کی تو یہ حالت تھی کہ اگر ان میں سے کسی سے کوئی قصور سرزد ہوتا۔ تو وہ اس کی تلافی کرتا۔ اور اپنے خلاف خود رپورٹ دیتا۔ یا اس کا قریبی رشتہ دار رپورٹ دے کر اسے سزا دلواتا۔ پس کجا صحابہؓ کا عمل اور کجا ہم لوگ۔ کہ قصور کو چھپاتے پھرتے ہیں۔ اور یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی اسے ظاہر کرے۔ اور رپورٹ دے کر جماعت کو بدنامی سے بچائے ؎

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

بعض قصور واروں کے متعلق رپورٹ آنے پر مرکز سے جواب طلبی ہوتی ہے۔ تو وہ بجائے معقول جواب دینے کے مقامی عہدیداران سے جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں پہلے ہمیں یہ بتاؤ۔ کہ ہمارے خلاف رپورٹ کس نے دی۔ گویا اس طرح وہ اپنے جرم پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ عموماً یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جب کبھی احمدیت کے اظہار کا موقعہ ہو۔ تو بڑے دعوے سے کہتے ہیں ہم احمدی ہیں۔ اور کسی سے کم نہیں۔ مگر جب عمل کا وقت آتا ہے تو نہایت افسوسناک بلکہ شرمناک نمونہ پیش کرتے ہیں۔

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل، قادیان

مہاتما بدھ کی تعلیم اور فلسفہ

بدھ مت کے تاریخی ماخذ کے متعلق ایک گزشتہ پرچہ میں مختصراً عرض کیا جا چکا ہے اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس مذہب کا فلسفہ کیا ہے۔ اور یہ دنیا میں کیا اثر پیدا کرنا چاہتا تھا۔ مسیحیت کی تعلیم اور فلسفہ کے متعلق بھی ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ اور اسلام کے ساتھ مقابلہ کر کے اسلامی تعلیم کی برتری اور فضیلت بتائی گئی ہے۔ اب بدھ مت کے فلسفہ اور اس کی تعلیم بیان کی جاتی ہے۔ قارئین اسے بھی اگر اسلام کی تعلیم کے سامنے رکھ کر دیکھیں گے۔ تو فضیلت اسلام کا ایک بڑا ثبوت ان کے سامنے آجائیگا۔

بدھ مت کی موجودہ کتب سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ مہاتما بودھ نے انسان کی زندگی کا مطالعہ جس رنگ میں کیا ہے۔ وہ دیگر پیشوایان مذاہب اور دیگر حکماء اور فلاسفروں سے بالکل نرالا ہے۔ جہاں تک پتہ چلتا ہے مہاتما بدھ نے اس سوال کو حل کرنے کی کوشش نہیں کی کہ انسان دنیا میں کیوں پیدا ہوا۔ اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور اس کے حصول اور کامیابی کے کیا ذرائع ہیں۔ اور دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لئے کس ضابطہ اور کس آئین کی پابندی کرنی چاہیئے۔ ان کے سامنے ایک اور صرف ایک سوال تھا۔ اور اسی کے حل کرنے میں انہوں نے اپنی تمام توجہ صرف کر دی۔ وہ سوال یہ تھا کہ انسان کی زندگی میں تغیرات اور انقلابات کیوں رونما ہوتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا انسان بچہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس پر جوانی آتی ہے۔ پھر بڑھاپا۔ کبھی وہ بیمار ہوتا ہے۔ کبھی تندرست۔ رنج و خوشی۔ راحت و مصیبت کی گھڑیاں اس پر آتی رہتی ہیں۔ مہاتما بدھ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ کہ ان تغیرات کی وجہ کیا ہے۔ کیوں ایسا ہوتا ہے انسان پیدا ہو کر کیوں مرتا۔ اور اچھا بھلا کھاتا پیتا بیمار ہو جاتا ہے۔ اسے رنج و خوشی اور راحت و مصیبت کی گوناگوں کیفیات سے کیوں دوچار ہونا پڑتا ہے اور اس تکالیف سے پیچھا چھڑا کر نجات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اس سوال پر عرصہ دراز تک غور و فکر کرنے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہونچے کہ زندگی فی نفسہ ایک مصیبت ہے اور انسان پر پیدائش سے لے کر موت تک جو کچھ بھی وارد ہوتا ہے۔ وہ اسی مصیبت کے مختلف مظاہرے ہیں۔ انسان کی پیدائش کا کوئی مقصد اگر ہو سکتا ہے۔ تو صرف دکھ اٹھانا اور مصیبتیں جھیلنا ہے۔ وبس۔ اس مصیبت کا شکار انسان کو کیوں بنایا گیا ہے اس کا جواب مہاتما بدھ نے یہ دیا ہے۔ کہ انسان کی اپنی خواہش۔ احساس اور شعور اس کو زندگی کی مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔ نفس کی انہی قوتوں کے ذریعہ انسان کا دنیا کے ساتھ تعلق قائم ہوتا ہے۔

اور یہی تعلق ہے جو اسے بار بار دنیا میں لاتا ہے۔ بار بار جون تبدیل ہونے۔ اور ایک سے دوسری پیدائش اختیار کرنے کی وجہ بھی یہی ہے۔ جب تک آدمی اس خواہش کا خاتمہ نہیں کر دیتا۔ وہ پیدائش اور موت کی مصیبتوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ کا ارشاد ہے۔ کہ یہی خواہش دنیا کے تمام مصائب کی جڑ ہے۔ چونکہ زندگی بذات خود مصیبت ہے۔ اس لئے اصلی راحت صرف نیستی اور فنا میں مضمر ہے۔ حقیقی خوشی اور مسرت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ انسان خواہش۔ احساس اور شعور کو بالکل مٹا دے اور دنیا سے تمام علائق منقطع کر لے۔ دنیا کی کسی چیز کے ساتھ محبت۔ کسی چیز کے حصول کی خواہش۔ اور کسی چیز سے کوئی وابستگی اور انس نہ رکھے۔ تمام خواہشات تمناؤں اور آرزوؤں کو دل سے نکال دے گویا اس دنیا اور اس کے رہنے والوں کے ساتھ کوئی واسطہ باقی نہ رہے۔ اس ذریعہ سے وہ "وجود" کی قید سے آزاد ہو کر "فنائے محض" کا مقام حاصل کر لے گا۔ اور وہ ذریعہ جو اسے زندگی اور موت کے چکر میں لانے کا موجب ہے خود بخود بند ہو جائے گا۔

یہ مقام مہاتما بدھ کے نزدیک ان روایات کے رو سے جو بدھ مذہب کی کتب میں پائی جاتی ہیں "نروان" کہلاتا ہے اور ان کے خیال کے مطابق انسانی زندگی کا منتہائے نظر یہی ہے

لفظ "نروان" کے مفہوم کے بارہ میں مغربی محققین کے درمیان اختلاف ہے۔ اولڈن برگ اور رہس ڈیویڈس وغیرہ کا خیال ہے کہ جب نفس انسانی معصیت۔ گناہ اور خواہش سے پاک اور دنیوی زندگی۔ اور اس کی دلچسپیوں سے بے نیاز ہو جائے تو یہ "نروان" ہے۔ لیکن میکس مولر۔ شمٹ سان ہلیر اور برناؤف وغیرہ محققین کی رائے یہ ہے۔ کہ اس سے مراد انسان کا معدوم ہو جانا یا ہست سے نیست ہو جانا ہے۔

اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ نروان کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے آپ نے بعض باتیں بتائی ہیں۔ جن میں اہنسا کی تعلیم پر بہت زور دیا گیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بدھ مت کی تعلیم کے مطابق معراج حاصل کرنے کی بناء صرف یہی اہنسا ہے۔ بدھ مت میں ہر ذی روح شے کو معصوم قرار دیا گیا ہے۔ اس میں سب سے پہلا تاکیدی حکم یہ ہے کہ کسی ذی روح کو ہلاک نہ کیا جائے۔ بدھ مذہب میں کسی جاندار کو عمداً ہلاک کرنا ناقابل معافی جرم ہے (Vinaya Texts by Rhys Davids P. 46)

یہی وجہ ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ بدھ مت کے ساتھ مخلصانہ تعلقات رکھنے والے بھکشو برسات کے تین مہینے گوشۂ خلوت میں جاگزیں رہیں۔ کیونکہ ان ایام میں حشرات الارض کی اس قدر بہتات ہوتی ہے۔ کہ پوری احتیاط کے باوجود کسی نہ کسی کے پامال ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی جاندار کچلا جائے۔ تو نروان حاصل کرنے میں شدید روک پیدا ہو جائے گی۔ اسی وجہ سے بھکشوؤں کو میدان جنگ میں تماشائی کی حیثیت سے بھی جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ چہ جائیکہ جنگ کرنیکی اجازت ہو۔ اور اگر کسی وقت مجبوراً جانا بھی پڑے۔ تو دو تین راتوں سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور یہ بھی قطعی طور پر غیر معافی حیثیت میں۔ اس کے متعلق مزید باتیں اگلی قسط میں بیان کی جائیں گی۔

عطر لگانے کا صحیح طریق

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں جسمانی صفائی اور طہارت کا حکم فرمایا اور طریق بتلائے ہیں۔ وہاں خوشبو لگانے کی بھی تاکید فرمائی ہے خصوصاً مجالس میں شمولیت کے وقت۔ اس سنت کی طرف حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو اپنے ایک خطبہ جمعہ میں توجہ دلاچکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اصل طہارت تو نفس اور روح کی ہے۔ جو بغیر مجاہدات کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور اس کے بغیر ظاہری صفائی اور خوشبو وغیرہ کا استعمال محض نفس کا دھوکہ ہے۔ لیکن ظاہر کا اثر چونکہ باطن پر پڑتا ہے اس لئے ظاہری صفائی پر بھی اسلام نے زور دیا ہے۔ اسی طرح محض خوشبو کا استعمال بھی کافی نہیں۔ جب تک جسم کی میل پہلے دور نہ کرلی جائے۔ اگر ایک شخص مثلاً دانت صاف نہیں رکھتا۔ یا باقاعدہ غسل کرکے صاف لباس نہیں پہنتا بدبودار اشیاء مثلاً کچی پیاز۔ لہسن وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتا۔ تو اس کا عطر لگانا بے معنی ہے۔

مگر غربا جائز طور پر سوال کرسکتے ہیں کہ ایک انسان جو بعض دفعہ نان شبینہ کا بھی محتاج ہوتا ہے عطر جیسی قیمتی شے کس طرح خرید سکتا ہے۔ اس کا ایک جواب تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے خطبہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ عطر کا خریدنا ایسا مشکل نہیں جیسا بعض خیال کرسکتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ آخر کئی غربا تمباکو بھی استعمال کرتے ہیں جو نہ صرف بدبودار اور مضر صحت عادت ہے۔ بلکہ اچھا خاصہ خرچ بھی چاہتی ہے پس غربا اگر تمباکو چھوڑ کر اس رقم سے خوشبو خرید لیں تو وہ یقیناً نہ صرف مہنگی نہ پڑے گی۔ بلکہ ان کے جسم اور روح کے لئے بھی مفید ہوگی۔

اس کے علاوہ خوشبو کے خرچ کا انحصار اس کے لگانے کے طریق پر بھی ہے۔

اگر خوشبو کو صحیح طریق سے لگایا جائے تو وہ بہت کم خرچ ہوتی ہے۔ عوام عطر وغیرہ کو ہاتھ سے بالوں۔ چہرہ اور لباس پر مل لیتے ہیں۔ یا بعض شوقین روئی بھگو کر کان میں رکھ لیتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ طریق ناقص ہے۔ اس سے ایک تو خوشبو زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ دوسرے اس طرح عطر کے لطیف ذرات پوری طرح فضا میں پھیل نہیں سکتے اور خوشبو کا انتشار کماحقہ نہیں ہوتا۔ پھر اس طرح انسان صرف لباس یا جسم کے ایک حصہ پر ہی خوشبو لگا سکتا ہے۔ کیونکہ سارے جسم اور بالوں اور لباس پر لگانے کے لئے کئی اونس عطر چاہیئے۔ اس کے علاوہ اس طرح کپڑوں پر داغ بھی پڑ جاتے ہیں۔ میرے خیال میں عطر کو بجائے ہاتھ سے لگانے کے فوارہ SPRAY کے ذریعہ لگانا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف عطر بہت کم خرچ ہوگا۔ بلکہ پوری طرح جسم اور لباس پر پھیل بھی جائے گا اور اس کے لطیف ذرات اردگرد کی فضا کو بخوبی معطر کردیں گے۔ اس کے علاوہ اس طریق سے انسان عطر کا ایک قطرہ تمام جسم اور لباس پر پھیلا سکتا ہے پھر اس طرح کپڑوں پر دھبہ بھی نہیں پڑیگا۔

فوارہ (سپرے) کا خریدنا بے شک ایک دو روپیہ کے ابتدائی خرچ کو چاہتا ہے۔ مگر دیرپا ہونے کی وجہ سے یہ کم خرچ ثابت ہوگا۔ ہر کیمسٹ سے یہ مل سکتا ہے۔

چھوہارہ پیدا کرنے کے لئے خالص عطر کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس کا پہلے لوشن بنانا ضروری ہوتا ہے جو کہ بہت آسان ہے۔ ایک نسخہ حسب ذیل ہے۔

خالص عطر ۱/۲ قطرے۔ الکحل ۸۰ فی صدی ایک اونس۔ آب مقطر نصف اونس۔

پہلے عطر کو سپرٹ میں حل کرلیں۔ اس کے بعد پانی بہ آہستگی ڈالا جاسکتا ہے۔ مگر اس صورت میں لوشن سفید ہوجائے گا اور خوشبو کم ہوجائیگی گو رستا ضرور ہوگا۔

طریق استعمال یہ ہے۔ کہ فوارہ کو ۳/۴ حصہ لوشن سے بھر لیں اور ربڑ کے بلب کو دبائیں۔ اس سے چھوہارہ پیدا ہوگی۔ بالوں جسم اور لباس کو اس طریق سے معطر کریں۔

کبھی کبھی فوارہ کو خالی پانی یا سپرٹ سے صاف کرلیا کریں۔ ورنہ اس کے باریک سوراخ میں میل پھنس کر بند ہوجانے کا احتمال ہے۔

خاکسار۔ چوہدری شاہنواز خان میڈیکل آفیسر سقاڈلی۔ افریقہ۔

چندہ کا بقایادار عہدہ دار نہیں ہوسکتا

جماعت ہائے مقامی کے لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق یہ ضروری ہے کہ ہر ایسی جماعت میں جس کے ایسے احباب کی تعداد جن پر چندہ واجب ہوتا ہے۔ اکیس یا اس سے زائد ہو وہاں کارکن صرف ایسے ہی شخص مقرر کئے جائیں۔ جو پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ چندہ دیتے ہوں اور ان کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔ (ناظر بیت المال)

تعمیر مسجد نائیجیریا اور احباب جماعت کیلئے ثواب حاصل کرنے کا موقعہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں جو مسجد احمدیہ کی تعمیر کا بندوبست کیا جارہا ہے۔ اس کے لئے ابھی مبلغ -/-/۲۵۰۰ روپیہ کی فوری ضرورت ہے اس لئے ابھی موقعہ ہے کہ جن دوستوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بقدر استطاعت حصہ لے کر ثواب میں شامل ہوں اور جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ جلد ہی انہیں پورا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال)

دواخانہ خدمتِ خلق کی مجرّب ادویہ

ہمارے دواخانہ میں تمام نسخے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اور دہلی کے مشہور عالم شریف خانی خاندان کے اطباء اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں۔ ہمارے تیار کردہ نسخوں کی عمدگی کا اندازہ آپ دواخانہ کی مفرد ادویہ کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں۔ خاص طور پر تلاش کر کے ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں کی تیار کردہ خاص ادویہ نہایت مفید اور مجرّب ہیں اور سینکڑوں آدمی اس کا تجربہ کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آج ہم اُن میں سے ایک خاص دوا یعنی

حبّ مروارید عنبری

کو پیش کرتے ہیں۔ یہ دوا دل اور دماغ کی طاقت کیلئے بے نظیر ہے۔ لمبی بیماریوں کے بعد یا زیادہ کام کرنے کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس سے بعض ایسے مریضوں کو بھی جو سالہا سال سے دل کی دھڑکن یا دماغ کی کمزوری میں مبتلا تھے حیرت انگیز فائدہ ہُوا۔ یہ دوا تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ اور صدیوں سے اطباء کی مجرّب ہے۔ دواخانہ نے اور اصلاح کر کے اسے ایک بے نظیر دوا بنا دیا ہے۔ دل و دماغ معدہ یا جگر کی کمزوری ایسی نہیں۔ جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ ایسے امراض کو بے علاج چھوڑ دینا نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ اس دوا کا فائدہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم اس کے معزز خریداروں میں سے بعض کے نام ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے۔ کہ کس طرح یہ دوا مقبول ہو رہی ہے

جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ جناب بابو عطاء اللہ صاحب سندھ۔ مکرّمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب مرزا اعظم بیگ صاحب سندھ۔ مکرّمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب سید ناصر شاہ صاحب مرحوم۔ سید مبارک احمد شاہ صاحب۔

ان کے علاوہ اور بہت سے معززین قادیان اور باہر کے اصحاب اس دوا کو خرید چکے ہیں اور اس کے مفید ہونے کا تجربہ کر چکے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

مولوی محمد علی صاحب کے اقرارات

مولوی محمد علی صاحب رسالہ "ریویو" کی ایڈیٹری کے زمانہ میں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی لکھتے رہے۔ اسکی تفصیل کیلئے رسالہ "ریویو" کے پرانے فائل ملاحظہ فرمادیں۔ جو رعایتی قیمت یعنی دو۲ روپے فی فائل کے حساب سے آپ ہم سے طلب فرما سکتے ہیں۔ ان فائلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ جو اور کسی جگہ ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ اس لئے بھی ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

بعض فائلوں کے صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ اور اس کے بعد وہ نایاب ہو جائیں گے۔ اس لئے جلد سے جلد یہ بے بہا خزانہ حاصل کریں۔ قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ مجلد کی قیمت فی فائل اڑھائی روپے ہے۔

منیجر رسالہ "ریویو" اردو قادیان (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تین ٹرین کلرکوں کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ علاوہ ازیں ۵۴ ٹرین کلرک اور گیارہ ٹکٹ کلکٹر گریڈ ۳۰-۵-۵۰-۵/۲-۶۰ "فہرست انتظاریہ" پر رکھے جائیں گے عمر ۱۰/۱/۴۱ کو اٹھارہ سے پچیس سال تک ہونی چاہیئے۔ تعلیمی اوصاف میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی ڈگری ہو۔ درخواستیں ڈویژنل دفاتر میں ۲۰/۹/۴۱ تک مجوزہ فارم پر پہنچ جانی چاہئیں۔ پوری تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک لفافہ آنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ درج ہو مہیا کی جا سکتی ہیں۔ لفافہ کے بائیں بالائی کونہ پر الفاظ لکھنے چاہئیں۔

"Vacancies for:-
Trains Clerks and Ticket Collectors."

جنرل منیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

زیر دفعہ ۵۵ انڈین ریلویز ایکٹ آف ۱۸۹۰ء کے ماتحت اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کوئلہ کے مندرجہ ذیل چالان جن کے متعلق تمام واجب الاداء رقوم ریلوے کو ادا نہیں کی گئیں۔ نیلام عام کے ذریعہ ان تاریخوں کو اور ان سٹیشنوں پر جو ان کے سامنے درج ہیں فروخت کئے جائیں گے نیلام ہر صورت میں دس بجے قبل دوپہر شروع ہوگا۔ جو لوگ خریدنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ کوئلہ کی کوالٹی اور مقدار کے متعلق اپنی تسلی کرنے کیلئے بولی دینے سے قبل چالانوں کا معائنہ کر سکتے ہیں۔ اور اس مقصد کیلئے انہیں متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے ملنا چاہیئے۔

نمبر شمار	سٹیشن: سے	سٹیشن: تک	بکنگ کی تفصیلات: انوائس نمبر	بکنگ کی تفصیلات: ریلوے رسید نمبر	بکنگ کی تفصیلات: تاریخ	بکنگ کی تفصیلات: ویگن نمبر	بکنگ کی تفصیلات: مقدار اور کوالٹی	بکنگ کی تفصیلات: بھیجنے والے	بکنگ کی تفصیلات: جن کو بھیجا گیا	سٹیشن جہاں نیلام ہوگا	نیلام کی تاریخ
۱	انڈال	گورایہ	۱	۸۱۰۲۱	۲۸ ۴/۴۱	۱۸۵۵	۲۰ ٹن کوئلہ چورا	مارپے کا جورے کول کمپنی لمیٹڈ	بن بیرسین سادھو رام	گورایہ	۱۰ ۹/۴۱
۲	کُنڈا	پٹیالہ	۵	۹۰۹۳۳	۲۲ ۵/۴۱	۲۶۳۰۸	۱۸ ٹن - ۱۵ ہنڈرڈ ویٹ کوئلہ خاکہ	ڈگا پاٹیا جونئر راج	ڈی۔ آر۔ گپتا	پٹیالہ	۱۰ ۹/۴۱
۳	پتھر ڈیہی	احمد گڑھ	۳	۷۳۳۵۰	۲۱ ۳/۴۱	۳۱۱۶۰	۲۲ ٹن ۱۵ ہنڈرڈ ویٹ کوئلہ چورا	جینا گورا ایسٹ براری کالیری کمپنی لمیٹڈ	موہن سنگھ	احمد گڑھ	۱۰ ۹/۴۱
۴	کُسنڈا	میاں چنوں	۱	۹۱۱۵۸	۲۵ ۵/۴۱	۷۳۸۵	۲۰ ٹن کوئلہ چورا	چندن مل اندرا کمار	مولراج اگروال	میاں چنوں	۱۰ ۹/۴۱
۵	پتھر ڈیہی	امرتسر	۸۳	۷۳۱۵۵	۱۹ ۳/۴۱	۵۸۳۶۹	۲۰ ٹن سوفٹ کوک	کے۔ ایسیل اینڈ سنز	کرپا رام اینڈ سنز	گورداسپور	۱۰ ۹/۴۱
۶	انڈال	امرتسر	۱	۱۲۵۰۱	۴ ۵/۳۹	۷۳۱۸۷	۲۱ ٹن ۲ ہنڈرڈ ویٹ سٹیم کوئلہ	شوکرن اینڈ سنز	منی شنکر پانڈیا	امرتسر	۱۱ ۹/۴۱

چیف کمرشل منیجر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۳ اگست پنجاب گورنمنٹ نے مارکٹنگ ایکٹ کا نفاذ یکم اکتوبر تک ملتوی کر دیا ہے۔ کیونکہ مارکٹنگ کمیٹیاں تولوں اور دلالوں وغیرہ کے لائسنسوں کے متعلق ابھی تک قواعد مرتب نہیں کر سکیں۔

سٹاک ہالم ۲۳ اگست غیر ملکی اخبارات کے نامہ نگار مقیم ترکی ایسی اطلاعات بھیج رہے ہیں۔ کہ جرمنی نے ترکی سے کہا ہے۔ کہ اگر وہ اپنے ملک میں سے جرمن فوجوں کو گذرنے کی اجازت دیدے۔ تو ایران پر برطانیہ اور روس کے حملہ کی صورت میں وہ جرمنی اور اٹلی کی امداد پر بھروسہ کر سکتا ہے۔

ٹوکیو ۲۳ اگست ولاڈی واسٹک کے رستہ امریکہ سے روس کو جو امداد دی جا رہی ہے۔ اس پر آج کل جاپانی اخبار بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ یہ کارروائی براہ راست جاپان کے ملکی بچاؤ کے لئے خطرناک ہے۔ اس لئے اسے خاموشی سے برداشت نہیں کیا جا سکتا ایسے وقت میں جب امریکہ جاپان پر اقتصادی دباؤ ڈال رہا ہے۔ روس کو سامان جنگ بھیجنے کا مطلب جاپانیوں کو مشتعل کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

ٹوکیو ۲۳ اگست حکومت جاپان نے امریکن عورتوں کو امریکہ واپس جانے کی اجازت دیدی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ امتناعی احکام ایک غلط فہمی کی وجہ سے جاری کئے گئے تھے۔

سرگودہا ۲۳ اگست سرگودہا کے ہندوؤں اور سرکاری حکام میں سمجھوتہ ہو گیا ہے جنم اشٹمی کے جلوس کے سلسلہ میں جو ۴۷ ہندو گرفتار ہوئے تھے۔ وہ رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور ڈپٹی کمشنر نے وعدہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کسی مذہبی یا روائتی جلوس پر کوئی پابندی نہیں لگائی جائے گی۔

لنڈن ۲۳ اگست بی۔ بی۔ سی کی اطلاع ہے کہ روسی فوجوں نے سمولنسک کے علاقہ میں جوابی حملے کر کے جرمنوں سے تو دیہات چھین لئے ہیں۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے دریائے ڈنیپر کے بڑے پل کے قریب واقع شہر پر کاسی پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز اس دریا کے چند جزائر بھی۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ برلن میں ترکی کے خلاف کھلم کھلا الزام تراشی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ غیر ملکی نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ ترکی کو جرمنی کی دوستی کا صلہ منافقت میں دیا جائے گا۔ جرمنی میں یہ رائے واضح طور پر بیان کی جا رہی ہے۔ کہ حکومت جرمنی اس بات کو اچھا نہیں سمجھتی۔ کہ ترکی کے متعلق صورت حالات تشویشناک ہے۔

ماسکو ۲۳ اگست یہاں یہ افواہیں زور سے پھیل رہی ہے کہ ہٹلر نے ربن ٹراپ کو بالکل علیحدہ کر دیا ہے۔ اور مشرقی محاذ کی ناکامی کی ذمہ داری اس پر ڈالی جا رہی ہے۔ گوئرنگ یا ہملر میں سے یا کسی نظربند ڈاکٹر شٹ صدر رائشس بنک کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی پارٹی جنگ کے خلاف ہے۔ نازیوں کے کہنے پر روم گورنمنٹ نے کونٹ چیانو کو علیحدہ کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ بھی جنگ کے خلاف تھا۔

ماسکو ۲۴ اگست۔ روس کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سارے مورچہ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ خبر صحیح ہے۔ کہ لینن گراڈ کی طرف بڑھنے والی جرمن فوج کو روک لیا گیا ہے۔ مگر ابھی یہ شہر خطرہ سے باہر نہیں۔ مارشل وار شیلاف نے اپنی دوسری اپیل میں کہا ہے کہ یہ شہر سخت خطرہ میں ہے۔ اس لئے ہر سپاہی کا فرض ہے۔ کہ جرمن پیشقدمی کو روکنے کے لئے پوری کوشش کرے۔ ایک روسی افسر نے کہا۔ کہ جرمن کئی چالیں چل رہے ہیں کبھی ایک جگہ زور کا حملہ کرتے ہیں۔ اور کبھی دوسری جگہ۔ مگر انہیں کامیابی نہ ہوگی

لنڈن ۲۴ اگست جرمنی میں اب اس سے بہت کم ہوائی جہاز بنتے ہیں. جتنے روز ضائع ہوتے ہیں۔ اسی لئے جرمن اب پرانی قسم کے ہوائی جہاز اگلی سکواڈرن میں بھیجتے ہیں۔

برلین ۲۴ اگست ایک نازی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ روس پر حملہ برطانیہ پر حملہ کی آخری تیاری ہے۔ ڈاکٹر گوئبلز نے کہا ہے کہ جب تک روس کو شکست نہ دی جائے۔ برطانیہ پر حملہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ برطانیہ پر حملہ بالکل نئے طریقوں سے کیا جائیگا۔

لنڈن ۲۴ اگست گذشتہ رات برطانیہ پر دشمن کے ہوائی جہازوں نے کوئی حملہ نہیں کیا۔

لنڈن ۲۴ اگست تھائی لینڈ کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ تھائی لینڈ کے متعلق جاپان کو اپنے ارادوں کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ جس طرح برطانیہ نے کر دیا ہے۔

بمبئی ۲۴ اگست آج تین گھنٹے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوتا رہا ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہؤا۔ بعض ذمہ دار ممبروں نے اجلاس کے بعد کہا۔ کہ بعض ممبروں کے خلاف تادیبی کارروائی کے سوال پر کوئی تسلی بخش سمجھوتہ ہو جائے گا۔

لاہور ۲۴ اگست ضلع اٹک نے ایک شکاری جہاز کے لئے ستر ہزار روپیہ دیا ہے۔ اس سے پہلے ہوا ہزار توپ کے لئے۔ ۴ ہزار دے چکا ہے

لنڈن ۲۴ اگست تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اڈیسہ کے پاس رومانیہ کی فوجوں کو سخت لڑائی لڑنی پڑی ہے۔ انہیں ۳/۴ سپاہیوں اور نوے فیصدی توپوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ سمولنسک کے محاذ پر روسی فوجوں نے جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اور پیپٹ کی دلدلوں میں روس کے چھاپہ مار دستے جرمنوں کو برابر پریشان کر رہے ہیں۔ ماسکو ریڈیو نے روس کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ بندوق چلانا اور بازاروں میں لڑنا سیکھیں۔

لنڈن ۲۴ اگست روس اور برطانیہ کے انتباہ کا ایران نے جو جواب دیا۔ وہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر رائٹر نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے کہ اس جواب سے ایران کی حالت کے بارہ میں مزید تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور حالت سدھری نہیں۔ ایران میں دو ہزار کے قریب جرمن ہیں۔ مگر ایران گورنمنٹ اس کی اپنی تعداد بیان کرتی ہے۔ ممکن ہے بعض جرمنوں نے افسروں کو رشوت دے کر ولدیت غلط درج کرا رکھی ہو۔

قاہرہ ۲۴ اگست ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ دشمن کی توپوں نے طبروق کے مورچہ پر کچھ زیادہ سرگرمی دکھائی۔

لنڈن ۲۴ اگست مقبوضہ فرانس میں میکسیکو کے سفارت خانے بند کئے گئے تھے۔ اب میکسیکو گورنمنٹ نے تمام جرمن سفارت خانے بند کر دیئے ہیں۔ اور اپنے اعلان میں لکھا ہے کہ وہ یورپ میں طاقت کی حکومت تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

پشاور ۲۴ اگست جشن آزادی کی تقریب پر آج ہز مجسٹی ظاہر شاہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ افغان قوم نے اپنی آزادی کی حفاظت کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے۔ تمام ہمسایوں سے ہمارے تعلقات اچھے ہیں۔ اور ہم اپنی غیر جانبداری کو قائم رکھیں گے۔

بمبئی ۲۴ اگست ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ مسٹر جناح نے گذشتہ دنوں وائسرائے سے جو ملاقات کی۔ آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے سامنے اس کا حال بیان کیا۔ سر عبدالحلیم غزنوی نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ تین صوبوں کے مسلم وزراء اعظم نے نیشنل ڈیفنس کونسل میں شریک ہو کر بہت اچھا کیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو انہیں اپنے عہدوں سے مستعفی ہونا پڑتا۔

بمبئی ۲۴ اگست آج یہاں لوہے کے بیوپاریوں کی کانفرنس ہوئی جس میں ملک بھر کے نمائندے شریک ہوئے۔ ایک ریزولیوشن میں کہا گیا۔ کہ گورنمنٹ نے لوہے اور فولاد کے بیوپار کے بارہ میں جو احکام دیئے ہیں وہ بلا وجہ اس

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی